سوال

(279) غسل المیت والی حدیث کی تشریح

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

امام ترمذی باب ماجاء فی غسل المیت میں حدیث روایت کرنے کے بعد لکھتے ہیں : ''قال ہشیم : وفی حدیث غیر ہولاء ، ولا اُدری ولعل ہشاما منہم ، قالت : وضفرنا شعرہاثلثة قرون ، قال ہشیم : أظنہ : قال فألقیناہ خلفھا ، قال ہشیم : فحدثنا خالد بن من بین القوم ، عن حفصة ومحمد عن اُم عطیة قال : وقال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : ابداٴن بمیامنہا ومواضع الوضوء .''

امام ترمذی کا اس کلام سے کیا مطلب ہے ؟ ''غیر ھولاء ،، میں ''غیر ،، سے کون مراد ہے ۔ پوری عبارت کی تشریح کی ضرورت ہے ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

''باب ماجاء فی غسل المیت ،، میں ام عطیہ : غاسلة المیتات کی حدیث کوامام ترمذی کے شیخ الشیخ ہشیم تین شیوخ : 1 ۔ خالد حذاء ، 2 ۔ منصور بن زاذان ، 3 ۔ ہشام بن حسان سے روایت کرتے ہیں ۔ خالد اورہشام توحدیث مذکور کو محمد بن سیرین اورحفصہ بنت سیرین دونوں سے لیتے ہیں اور منصور صرف محمد بن سیرین سے ۔ اوریہ تینوں شیوخ ''اُشعرنہابہ ،، تک روایت کرنے میں متفق ہیں ، لیکن اس کے آگے کے بعض مضامین کے روایت کرنے میں ان کی درمیان اختلاف ہے ۔ اورکچھ حصہ حدیث کے روایت کرنے میں بعض شیوخ متفرد ہیں ۔

اسی چیز کوامام ترمذی قال ہشیم : وفی حدیث غیر ہم ہولاء ، ، الخ سے بیان کرنا چاہتے ہیں ۔ امام ترمذی کے اس کلام کی تشریح موجودہ نسخوں کے مطابق حسب ذیل ہے :

''ہشیم کہتے ہیں کہ شیوخ مذکورین کے غیر کی یعنی : ان کے علاوہ بعض دوسرے مشائخ کی حدیث میں اتنا ٹکڑا اور بھی ہے : ''قالت اُم عطیة : وضفرنا شعرہاثلثة قرون ، فألقیناہ خلفھا ،، یعنی : میں قطعی اوریقینی طورپر نہیں کہہ سکتا کہ اس ٹکڑے کوروایت کرنے والے شیوخ میں ہشام بھی شامل اورداخل ہیں ، شاید یہ بھی اس قطعہ کوروایت کرتے ہیں ۔

اس ''غیر ،، سے مراد ایوب عن أبی تیمہ السختیانی ہیں ، چنانچہ صحیحین وغیر ھما میں ہے کہ ایوب نے کہا : ''وکان فی حدیث حفصة أن اُم عطیة قالت : ومشطنا ہاثلثة قرون ، وعند عبدالرزاق من طریق أیوب عن حفصة : ضفرنا رأسہاثلثة قرون : ناصیہا وقرنیہا ، واُلقیناہ إلی خلفھا ،، اوراس ''غیر ،، میں یعنی : زیادة مذکورہ کے رواة میں ہشام علی سبیل الجزم ہیں ، کیونکہ ہشیم کے ساتھ عبدالاعلی (عندابی داوٴد (3114) 3 50 اورسفیان ویحیی بن سعید (عندالبخاری) وغیرہ اوریزید بن ہارون (عنداحمد 6 408 ومسلم (939) 2 648 اس ٹکڑے کو علی سبیل الجزم ہشام بن حسان سے روایت کرتے ہیں ۔

پھر امام ترمذی فرماتے ہیں : ''قال ہشیم : أظنه قال : فألقينا خلفها ،، أظنه میں ضمیر منصوب اورقال ضمیر مرفوع کا مرجع وہی ''غیر،، ہے،جس سے مراد ایوب اورہشام بن حسان ہیں جیساہ ان کی روایت اورحوالہ جات سے ثابت ہوا۔

پھر امام ترمذی کہتے ہیں : ''قال ہشيم : فحدثنا خالد من بين القوم عن حفصة ومحمد عن أم عطية ،، الخ یعنی : ہشیم کہتے ہیں کہ : ہمارے شیوخ میں صرف خالد ہی ہیں جنہوں نے یہ ٹکڑا (إبدأن بيمامنهاالخ) بروایت حفصہ ومحمد(بن سیرین) بیان کیاہے۔ہشیم عن خالد کی یہ روایت مسلم 2 647میں موجود ہے اورواضح ہوکہ اس جملہ کوخالد سے اسماعیل بن علیہ بھی روایت کرتے ہیں کمافی الصحیحین ، ومسندالإمام أحمد، وغیر ذلک من کتب الحدیث. (مصباح بستی)

عورت کاجنازہ چارپائی پررکھ کرقبرستان لے جایا جاتا ہے چارپائی پررکھے ہوئے عورت کے جنازے کوہر شخص محرم ہویا غیر محرم سب ہی کاندھا دے سکتے ہیں اس میں کسی کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔اورنہ اس کومحرم کے ساتھ خاص کرنے کی کوئی وجہ ہے۔

البتہ عورت کوقبر میں اتارنے کےلیے شوہر یا ذی محرم (عورت کا باپ، بھائی، بیٹا، ماموں نانا وغیرہ) ہونے چاہیے واللہ اعلم۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1۔کتاب الجنائز

صفحہ نمبر 433

محدث فتویٰ